Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ
7 اکتوبر 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 224 | ہفتہ 11 جمادی الاول-1416ھ' 7 اخاء 1374ہش' 7۔ اکتوبر 1995ء

بڑا سعید وہ ہے جو اوّل اپنے عیوب دیکھے

اخلاص اور محبت سے کسی کو نصیحت کرنی بہت مشکل ہے لیکن بعض وقت نصیحت کرنے میں بھی ایک پوشیدہ بغض اور کبر ملا ہوا ہوتا ہے۔ اگر خالص محبت سے وہ نصیحت کرتے ہوتے تو خدا تعالیٰ ان کو اس آیت کے نیچے نہ لاتا۔ بڑا سعید وہ ہے جو اول اپنے عیوب کو دیکھے۔ ان کا پتہ اس وقت لگتا ہے جب ہمیشہ امتحان لیتا رہے۔ یاد رکھو کوئی پاک نہیں ہو سکتا جب تک خدا اسے پاک نہ کرے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جو شخص نری دعا کرتا ہے اور جدوجہد نہیں کرتا وہ بہرہ یاب نہیں ہوتا۔ جیسے کسان بیج بو کر اگر جدوجہد نہ کرے تو پھل کا امیدوار کیسے بن سکتا ہے۔ اور یہ سنت اللہ ہے۔ اگر بیج بو کر صرف دعا کرتے ہیں تو ضرور محروم رہیں گے۔ مثلاً دو کسان ہیں ایک تو سخت محنت اور کلبہ رانی کرتا ہے۔ یہ تو ضرور کامیاب ہو گا۔ دوسرا کسان محنت نہیں کرتا یا کم کرتا ہے۔ اس کی پیداوار ہمیشہ ناقص رہے گی جس سے وہ شاید سرکاری محصول بھی ادا نہ کر سکے اور وہ ہمیشہ مفلس رہے گا۔ اسی طرح دینی کام بھی ہیں۔ انہیں میں منافق' انہیں میں نکمّے' انہیں میں صالح' انہیں میں ابدال' قطب' غوث بنتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے نزدیک درجہ پاتے ہیں۔ اور بعض چالیس چالیس برس سے نماز پڑھتے ہیں مگر ہنوز روز اول ہی ہے اور کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ تیس روزوں سے کوئی فائدہ محسوس نہیں کرتے۔ بہت لوگ کہتے ہیں کہ ہم بڑے متقی اور مدت کے نماز خواں ہیں مگر ہمیں امداد الٰہی نہیں ملتی۔ اس کا سبب یہ ہے کہ رسمی اور تقلیدی عبادت کرتے ہیں۔ ترقی کا کبھی خیال نہیں۔ گناہوں کی جستجو ہی نہیں۔ سچی توبہ کی طلب ہی نہیں۔ پس وہ پہلے قدم پر ہی رہتے ہیں۔ ایسے انسان بہائم سے کم نہیں۔ ایسی عبادتیں خدا کی طرف سے ویل لاتی ہیں۔ عبادت تو وہ ہے جو اپنے ساتھ ترقی لے آوے۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 174)

خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر کرو

حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب (امام جماعت احمدیہ الاول)

یہ بات تو مانی ہوئی ہے کہ انسان کے دل کا جوش قویٰ پر ضرور جلوہ گری کرتا ہے۔ کون ہے جو یہ جانتا ہو کہ آگ جلاتی ہے اور پھر اس میں ہاتھ ڈال دے۔ کون گڑھے میں عمداً گر سکتا ہے۔ روٹی کو بھوک کا علاج جانتے ہو اور پیاس کا علاج پانی جانتے ہو تو بھوک کے وقت روٹی اور پیاس کے وقت پانی پیتے ہو۔ پھر جب کوئی انسان یہ اصول مانتا ہے کہ خدا تعالیٰ علیم و خبیر سمیع و بصیر ہے تو پھر قیاس کرے کہ ان اسماء حسنیٰ کو مان کر بھی بدمعاشیوں اور بدکاریوں کے ارتکاب میں کیوں دلیری کرتا ہے۔ ہندو' دہریہ' سکھ' آریہ' عیسائی وغیرہ قسم قسم کی مخلوق موجود ہے اور ان کے اخلاق ظاہری اور افعال و اعمال دیکھ لو اور پھر اپنے افعال اور اعمال کا معائنہ کرو۔ تم میں تو خاص نعمت اتری تھی اور پھر اس کی تکمیل ہوئی

باقی صفحہ 7 پر

انسان کا دل اس کے لئے آئینہ ہوتا ہے وہ اس میں سب کچھ دیکھ سکتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

قائدین مجالس توجہ فرمائیں

○ مورخہ 27۔ اکتوبر 1995ء بروز جمعہ یوم تحریک جدید ہے۔ اس روز "تحریک جدید" کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے تقاریر و سیمینار کروائیں اور درج ذیل رپورٹ مرکز بھجوائیں۔

نام
ضلع
حاضری اجلاس یوم تحریک جدید

(مہتمم تحریک جدید
مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

ولادت

○ مکرم عطاء الکریم شاہد صاحب مربی سلسلہ تحریر فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے میرے بیٹے عزیزم مکرم عطاء الحبیب صاحب خالد متعلم پی ایچ ڈی (الیکٹرانک انجینئرنگ) لندن یونیورسٹی کو مورخہ 9۔ ستمبر 1995ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ازراہ شفقت ھانیہ خالد عطا فرمایا ہے۔ عزیزہ خالد احمدیت حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کی پہلی پڑپوتی اور برادرم مکرم مرزا نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نواسی ہے۔ عزیزہ کے صالحہ و خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم اسفند یار صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کے پھوپھا مکرم احسان احمد باجوہ صاحب ولد مکرم محمد یوسف باجوہ صاحب ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ حال مقیم یو کے کو گذشتہ روز بائیں جانب فالج کا شدید حملہ ہوا ہے اس وقت وہ بے ہوشی کی حالت میں ہیں اور آکسیجن لگی ہوئی ہے ڈاکٹروں نے مایوسی کا اظہار کیا ہے۔ ان کی اہلیہ مکرمہ اکمال نور صاحبہ بھی عرصہ سے بعارضہ شوگر اور بلڈ پریشر بیمار رہتی ہیں۔ ان دونوں کے لئے درخواست دعا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اپنی حفظ و اماں میں رکھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

7- اخاء 1374 ھش — 7 - اکتوبر 1995ء

دین ودنیا - تگ ودَو کی ضرورت

ہم میں سے ہر شخص چاہتا ہے کہ وہ اپنی حالت کو بہتر بنائے۔ وہ زندگی کے کسی بھی شعبے میں ہو یہ اس کی فطرتی خواہش ہے کہ جہاں وہ ہے اس سے وہ آگے بڑھے اور ایسا کرنے کے لئے وہ تگ و دو بھی کرتا ہے۔ لیکن یہ تگ و دو اگر حالات کے مطابق ہو اور ضروریات کو پوری کرنے والی ہو تو وہ آگے بڑھتا ہے۔ ورنہ وہیں کھڑا رہتا ہے اور غلط تگ و دو سے وہ پیچھے کی طرف بھی جاسکتا ہے۔

یہ بات کہنے کا مقصد یہ ہے کہ انسان اگر کچھ حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے تگ و دو کرنے کی ضرورت ہے اور تگ و دو کو کمال تک پہنچانا ہی اس کی فطرتی خواہش کو صحیح معنوں میں پورا کر سکتا ہے۔ اگر انسان یہ چاہے کہ میں تگ و دو تو نہ کروں لیکن دوسروں سے آگے نکل جاؤں۔ اپنی حیثیت کو بہتر بناؤں تو یہ ممکن نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لئے یہی قانون مقرر کیا ہوا ہے۔ کہ انہیں جو کچھ ملے تگ و دو سے ملے اور تگ و دو کی نسبت سے ملے۔ بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ کسی کو کچھ تگ و دو کے بغیر بھی مل جاتا ہے لیکن اسے حقیقی ملنا نہیں کہتے اور وہ دیرپا بھی نہیں ہوتا۔ جیسے آتا ہے ویسے ہی چلا جاتا ہے۔ اپنی محنت اور اپنی کوشش سے جو کچھ حاصل ہوتا ہے اس کی انسان قدر بھی کرتا ہے اسے محفوظ رکھنے کی بھی کوشش کرتا ہے اور پھر اسی راہ پر چلتا ہوا آگے بڑھتا ہے۔

دنیاداری کا بھی یہی اصول ہے اور دین کا بھی یہی اصول ہے۔ بعض لوگ چاہتے ہیں کہ دین داری میں بغیر کسی تگ و دو کے وہ اپنے روحانی مقام کو بلند و بالا کرلیں لیکن ایسا ممکن نہیں ہے۔ کوشش کرنی پڑتی ہے۔ مجاہدہ کرنا پڑتا ہے۔ اور پھر انسان کو روحانی بلندیاں حاصل ہوتی ہیں۔ آخر راتوں کو جاگنا آسان کام تو نہیں۔ مشکل ہے۔ لیکن اگر انسان اس مشکل کو سر نہ کرے تو روحانی کمالات حاصل نہیں ہو سکتے۔

پس دین ہو یا دنیا تگ و دو لازم ہے۔ تگ و دو صحیح طریق پر ضرورت کے مطابق۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"کلام الٰہی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کوئی انسان بغیر سعی کے کمال حاصل نہیں کر سکتا۔ یہ خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ قانون ہے۔ پھر اس کے خلاف اگر کوئی کچھ حاصل کرنا چاہے تو خدا تعالیٰ کے قانون کو توڑتا ہے اور اسے آزماتا ہے۔ اس لئے محروم رہے گا۔ دنیا کے عام کاروبار میں بھی تو یہ سلسلہ نہیں ہے۔ کہ پھونک مار کر کچھ حاصل ہو جائے۔ یا بدوں سعی یا مجاہدہ کے کوئی کامیابی مل سکے۔"

اس سلسلے میں کئی مثالیں دی جاسکتی ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جو مثال دی ہے وہ سنئے'

"آپ شہر سے چلے تو سٹیشن پر پہنچے۔ اگر شہر سے ہی نہ چلتے تو کیونکر پہنچتے۔ پاؤں کو حرکت دینی پڑتی ہے یا نہیں۔ اسی طرح سے جس قدر کاروبار دنیا کے ہیں سب میں اول انسان کو کچھ کرنا پڑتا ہے جب وہ ہاتھ پاؤں ہلاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی برکت ڈال دیتا ہے۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ کی راہ میں وہی لوگ کمال حاصل کرتے ہیں جو مجاہدہ کرتے ہیں۔ پس کوشش کرنی چاہئے۔ کیونکہ مجاہدہ ہی کامیابیوں کی راہ ہے۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں مفید قسم کی تگ و دو کی توفیق دیتا رہے۔

ریڈیو' ٹی وی کی آوازوں کو دھیما کیجئے
آپ کے ہمسایہ میں شائد کوئی بیمار ہو
یوں بھی اس رفتار سے گر شور جاری ہی رہے
یہ محلّہ ایسے لگتا ہے کہ اِک بازار ہو

ابوالاقبال

وقت بھر دیتا ہے زخموں کو مگر
ایک استثناء سے چُھٹکارا نہیں
جب زباں چلتی ہے خنجر کی طرح
اندمالِ زخم کا چارہ نہیں

دوست سے بات ہو کہ دشمن سے
عزّتِ نفس کا خیال رہے
یوں کسی سے نہ گفتگو کیجے
آپ کی بات کا ملال رہے

گفتگو فن تو ہے مگر اخلاص
فن کی باریکیوں سے بڑھ کر ہے
مسکرا کر ملیں جسے بھی ملیں
یہ طریقِ کلام بہتر ہے

اِین و آں کی بحث چھوڑو مرے ساتھ آجاؤ تم
نیکیاں سانجھی ہیں سب کی نیکیاں پھیلاؤ تم
اب مری دعوت الی اللہ کا یہی مفہوم ہے
چھوڑ کر سب کچھ خدا کی گود کو اپناؤ تم

ہم کہیں گے بات دل کی اور کہتے جائیں گے
کچھ سنیں گے اور کچھ اس بات سے کترائیں گے
خالق و مخلوق کے رشتہ سے بڑھ کر کچھ نہیں
ہم خدا کے آستانہ پر سبھی کو لائیں گے

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :-

در حقیقت مردم معنی کم اند
گو ہمہ از رُوئے صورت مردم اند

ترجمہ- دراصل حقیقی انسان کم ہوتے ہیں- اگرچہ دیکھنے میں سب آدمی ہی نظر آتے ہیں-

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کہ اگرچہ بظاہر شکل و صورت سے تو تمام لوگ آدمی ہی نظر آتے ہیں لیکن جو آدمی میں خصوصیات ہونی چاہئیں اور جس غرض کے لئے آدمی کو پیدا کیا گیا ہے اسے پوری کرنے والے لوگ بہت کم ہوتے ہیں- اپنے اپنے کام میں مصروف رہتے ہیں اور انہیں نہ صرف یہ کہ اپنے ماحول کی بہتری کا خیال نہیں آتا بلکہ وہ یہ بھی نہیں سوچتے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ان پر کیا فرائض عائد ہوتے ہیں- تاکہ انہیں پورا کرکے وہ سرخروئی حاصل کر سکیں- اس طرح کے انسان محض دنیوی زندگی گذار کر یہاں سے رخصت ہو جاتے ہیں- ان کی نیکیوں کا پلڑا بہت ہلکا ہوتا ہے- جو کچھ انہیں کرنا چاہئے اس کی طرف سے غافل ہوتے ہیں- لیکن اگر انسان واقعی اس بات کے متعلق سوچے تو وہ آسانی سے سمجھ جائے گا کہ انسانیت کا شرف حاصل کرنے کے لئے اور حقیقی معنوں میں انسان کہلانے کے لئے بہت کچھ کرنا پڑتا ہے- خدا تعالیٰ سے اور انسانوں سے اپنے تعلقات کو استوار کرنا پڑتا ہے- ایسا کئے بغیر انسان کی زندگی محض حیوانی زندگی ہے- انسانی زندگی نہیں-

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم انسانی شرف کو سمجھ سکیں اور حقیقی طور پر انسان بن سکیں- یہی ہماری پیدائش کی غرض ہے- اور اسی کو پورا کرنے کے لئے ہمیں ساری تگ و دو کرنی چاہئے- اگرچہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ باقی کسی کام کے لئے تگ و دو نہ کی جائے- لیکن بہرحال اولیت اسی بات کو ہونی چاہئے کہ ہم حقیقی انسان بن سکیں-

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

پرانے زمانوں میں لوگ فلسفہ' منطق' احادیث' اور تفاسیر کیا کیا علوم پڑھتے تھے- اور پھر صوفی بنتے تھے- اور روحانی علوم سیکھتے تھے- مگر آج وہ لوگ روحانی علوم رکھتے ہیں جو بظاہر بالکل جاہل ہیں- لوگ جاہل کہے جانے پر ناراض ہوتے ہیں مگر میں تو خوش ہوتا ہوں- کیونکہ جب وہ مجھے جاہل کہتے ہیں تو گویا اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ میں خدا تعالیٰ کا ہتھیار ہوں- اور جب اس نے دین کی خدمت کا مجھے موقعہ دیا تو یہ اس کا فضل ہے- اگر میں ان پڑھ ہونے کے باوجود علمی باتیں بیان کرتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے مجھے چن لیا- اور مجھے جاہل کہہ کر میرے مخالف گویا یہ تسلیم کرتے ہیں کہ میری باتیں میری نہیں بلکہ خدا کی سکھائی ہوئی ہیں- یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جو لوگ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب پڑھتے ہیں وہ مانتے ہیں ان میں بڑا علم تھا- حالانکہ آپ کے دشمن آپ کو جاہل کہتے ہیں- آپ کا درجہ تو بڑا ہے- ہم جو آپ کے ادنیٰ خدام ہیں ہمارے ساتھ بھی اس کا یہی معاملہ ہے- مجھے اپنے اور بیگانے جاہل کہتے چلے آئے ہیں- لیکن چند سال ہوئے فرانس کی رائل ایشیاٹک سوسائٹی نے جو بہت وقیع سوسائٹی ہے اور جس کی ممبر شپ کا اظہار لوگ فخریہ طور پر اپنے ناموں کے ساتھ کرتے ہیں میری کتاب احمدیت کا حوالہ دے کر دین حق کے متعلق ایک مضمون لکھا- اور میری کتاب کے متعلق لکھا کہ دین حق کے متعلق وہ تصنیف اہم ترین ہے پس میں گو جاہل ہوں مگر ایسی بانسری ہوں جو خدا کے منہ میں ہے- اور خدا تعالیٰ کی آواز پہنچانے والی بانسری کے متعلق کون کہہ سکتا ہے کہ یہ حقیر لکڑی ہے- حقیر لکڑی بھی خدا تعالیٰ کا آلہ بنتے ہی قیمتی ہو جاتی ہے- لوگ پرانے بادشاہوں کی تلواروں کو بڑی حفاظت سے رکھتے ہیں حالانکہ وہ کسی خاص لوہے کی بنی ہوئی نہیں ہوتیں' ان کی فضیلت اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ وہ خاص ہاتھوں میں استعمال کی جا چکی ہیں- پھر جو تلوار اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہو اسے فضیلت کیوں نہ ہو گی- بے شک ہے تو وہ لوہا- مگر خدا کے ہاتھ میں ہے- حضرت خالدؓ بن ولید کو رسول کریم ﷺ نے جب سیف من سیوف اللہ کہا تو کوئی بھی کہہ سکتا تھا کہ ان کی ہتک کی گئی ہے- انہیں لوہا کہا گیا ہے جو بے جان چیز ہے- کیونکہ جو لوہا خدا کے ہاتھ میں ہو وہ حقیر

باقی صفحہ 7 پر

چوہدری عبدالحمید- لاہور

ڈاکٹر عبدالسلام

الفضل مورخہ 10- جون 1995ء میں چوہدری سر محمد ظفراللہ خان کے متعلق سابق سفیر پاکستان متعینہ مصر سید احمد سعید کرمانی کا مضمون نظر سے گذرا- کرمانی صاحب نے اپنے مضمون کے ابتداء میں امرتسر ریلوے سٹیشن پر پیش آنے والے ایک واقعہ کا ذکر فرمایا ہے جسے پڑھ کر مجھے بعینہ ایسا ایک واقعہ یاد آیا جو میرے بڑے بھائی مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب سے متعلق تھا- اس واقعہ کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ آج سے قریباً 35-30 سال قبل ڈاکٹر عبدالسلام فیلڈ مارشل محمد ایوب خان- صدر پاکستان کے بطور سائنسی مشیر اعلیٰ کام کر رہے تھے- وہ سال میں تقریباً 5-4 مرتبہ پاکستان تشریف لاتے تھے- ایک مرتبہ وہ پاکستان تشریف لائے- کراچی میں چند یوم قیام کرنے کے بعد ملتان اپنی بڑی ہمشیرہ باجی مسعودہ بیگم وفات یافتہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالشکور صاحب سے ملنے کے لئے تشریف لے گئے- ملتان کے ہوائی اڈہ پر کمشنر- ڈپٹی کمشنر- ڈی- آئی- جی پولیس اور دیگر اعلیٰ افسران انہیں خوش آمدید کہنے کی غرض سے آئے ہوئے تھے- ڈاکٹر عبدالسلام جب ہوائی جہاز سے اترے تو ان افسران کے ہمراہ ہوائی اڈہ کے وی- آئی- پی روم کی طرف چل پڑے- اتنے میں ان کی نظر ایک نہایت ہی چاق و چوبند پولیس کے حوالدار پر پڑی- جس نے صاف ستھری وردی زیب تن کی ہوئی تھی- کی طرف چل دیئے اس کے پاس پہنچ کر ڈاکٹر صاحب اس پولیس حوالدار سے بڑے ہی پیار اور تپاک سے گلے ملے اور اسے اپنے ہمراہ وی- آئی- پی روم میں لے گئے اور ان افسران جو انہیں خوش آمدید کہنے کے لئے آئے ہوئے تھے سے اس پولیس حوالدار کا تعارف کرایا اور انہیں بتایا کہ وہ پولیس حوالدار جن کا نام ملازم حسین تھا ان کے بچپن کے دوست اور کلاس فیلو تھے- جتنی دیر ڈاکٹر صاحب وی- آئی- پی روم میں تشریف فرما رہے ملازم حسین کو اپنے ساتھ بٹھائے رکھا-

مکرم ملازم حسین صاحب جنہیں ہم سب بھائی جی کہہ کر پکارتے- ہمارے گھروں میں وہ گھڑے بھن کے نام سے جانے پہچانے جاتے تھے- اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ چونکہ وہ بھائی جان کے ہم عمر تھے اور اکثر چند اور لڑکوں کے ہمراہ ہمارے گھر کھیل کود کے لئے آجاتے- ایک مرتبہ انہیں پیاس لگی تو وہ جب گھڑے سے پانی لینے لگے جو گھڑونجی یا گھڑونج (لکڑی کا بنا ہوا اونچا سا سٹینڈ جس پر عموماً پانی کے گھڑے رکھے جاتے تھے) پر پڑا تھا تو وہ نیچے فرش پر گر کر ٹوٹ گیا- اس پر ہماری والدہ صاحبہ نے ان کا نام گھڑے بھن رکھ دیا تھا- وہ جب کبھی بھی حضرت والد صاحب سے ملاقات کے لئے تشریف لاتے تو باہر سے یہ پیغام بھجواتے کہ اماں جی سے کہو گھڑے بھن آیا ہے- ریٹائرمنٹ کے بعد وہ ملتان میں مقیم ہیں- ان کی اولاد فوج میں اچھے عہدوں پر تعینات ہے-

مندرجہ بالا واقعہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی انکساری اور عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہے-

ڈاکٹر سلام کی زیارت و عیادت

تازہ ترین سفر لندن کی یاد قلب و روح پر تادیر مرتسم رہے گی- جب اس ناچیز کو "نوبیل پرائز یافتہ فزکس لاریئٹ پروفیسر" ڈاکٹر عبدالسلام" کی زیارت و عیادت کی سعادت حاصل ہوئی- جھنگ کا ایک کندہ ناتراش نوجوان جسے خدائے جلیل و قدیر نے ذہانت و فراست کی اس قدر دولت عطا کی کہ اس نے سائنس کی دنیا میں تہلکہ مچا دیا اور اپنے وطن عزیز (پاکستان) کی عزت و وقعت کو چار چاند لگا دیئے لانس ڈیل (آکسفورڈ) کی یہ سڑک ہمیشہ مفتخر رہے گی- اس اعزاز پر کہ وہاں کبھی احمدیت کا وہ فرزند جلیل اقامت گزیں رہا- جسے پاکستانی تہذیب- لباس- زبان اور لب ولہجہ ہی پر نہیں اپنے پاکستانی ہونے پر ہمیشہ فخر رہا- اور بے پناہ ترغیبات اور تحریصات کے باوجود جس نے کبھی کسی دوسرے ملک کی شہریت اپنانا گوارا نہ کی- مذہبی تعصب اس کے فقید المثال کارنامے کو نظر انداز کرنے کی لاکھ کوشش کرے- تاریخ عالم اس کے روشن نام کو ہمیشہ اپنے سینے سے لگا کر رکھے گی-

آنکھوں میں سحر آفریں ذہانت کی چمک- چہرے پر وہی روحانی طمانیت- مگر نقل و حرکت کے لئے وہیل چیئر کا اہتمام اور گفتار میں ناقابل فہم ابہام یہ ناچیز جب گھنٹہ سوا گھنٹہ کی حاضری کے بعد رخصت ہوا تو اس کے دل و دماغ اس یقین سے لبریز تھے کہ وہ خدائے قادر و توانا- جس نے ڈاکٹر سلام کو محض اپنے فضل سے اتنی دہبی صلاحیتوں سے نوازا کہ اس نے اپنی دریافت سے ساری دنیا کو حیران و متحیر کر دیا- اس سے یہ بعید نہیں کہ وہ اسے ایک بار پھر بھرپور توانائیاں عطا فرمادے- اور وہ ایک بار پھر روایتی مستعدی اور جوش و خروش کے ساتھ خدمت انسانیت میں کوشاں دکھائی دے-

ثاقب زیروی (لاہور)

(ہفتہ وار "لاہور" 2- ستمبر 1995ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالسمیع حسنی

ہمارا خاندان

1 حسنی کے خاندان کے دونوں بڑے حصوں کے سربراہوں حضرت چوہدری (بابو) محمد یعقوب حسنی و حضرت چوہدری غلام نبی نمبردار نے باہمی مشورہ سے قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ ج-ب/121 گوگھووال (حسن پور) لائل پور کی بنیاد رکھی- (20-1918ء)

2 چچا جان چوہدری غلام نبی نمبردار کو پہلا پریذیڈنٹ چنا گیا-

3 میرے والد بابو محمد یعقوب حسنی دیانت و نیک نامی کی بنا پر ریٹائرمنٹ کے بعد محکمہ نے والد صاحب کو دوبارہ مینجر ڈسٹرکٹ کو آپریٹو ملٹی پرپز سوسائٹی لائل پور (فیصل آباد) مقرر کیا اور مزید سات سال ملازمت کی- 54-1953 میں جماعت مقامی کے پریذیڈنٹ منتخب ہوئے اور تاحیات (19- دسمبر 1980ء) صدر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی (ماسوائے تین سال 1977 تا 1980ء) اور لمبا عرصہ امیر حلقہ بھی رہے- دوران ملازمت دو ماہ کی رخصت لے کر تحریک شدھی ملکانہ میں بطور مجاہد توفیق پائی-

1971ء میں پہلے زعیم انصار اللہ مقامی کا اعزاز بھی آپ نے پایا-

میرے سب سے بڑی بھائی چوہدری عبدالغفور حسنی (وفات 1945ء) کی بیوہ آپا امتہ الحمید صاحبہ سالہا سال لجنہ اماء اللہ مقامی کی صدر رہیں- آپ کے بڑے داماد چوہدری عبدالرحمان سیفی صاحب ناظم ضلع انصار اللہ فیصل آباد خدمت کی توفیق پا رہے ہیں-

میرے دوسرے بڑے بھائی سب میجر ریٹائرڈ عبدالحمید صاحب خدام الاحمدیہ ج-ب/121 لائل پور کے پہلے معتمد بنے- بعد ریٹائرمنٹ چونیاں (ضلع قصور) میں رہائش اختیار کر کے جماعت کی بنیاد رکھی- 16 سال صدر جماعت رہے- عرصہ 4 سال سے دارالیمن شرقی میں سیکرٹری تحریک جدید کے طور پر خدمت کر رہے ہیں- دو سال نائب صدر محلہ بھی رہے- دو چھوٹے بیٹے واقف زندگی مربی سلسلہ ہیں- عزیزم امین احمد تنویر آجکل آئیوری کوسٹ میں بطور مربی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں- عزیزی قمر احمد عامر مبشر کلاس پاس کر کے بطور مربی آجکل ڈسکہ (سیالکوٹ) میں خدمت بجا لا رہے ہیں- تیسرے بیٹے انور احمد صاحب لاہور متعمد خدام الاحمدیہ ج-ب/121 حسن پور (گوگھووال) لائل پور رہے ہیں-

تیسرے بڑے بھائی عبدالرشید (وفات 1943ء) قریباً ڈیڑھ سال دوسرے معتمد خدام لاحمدیہ ج-ب/121 لائل پور رہے-

خاکسار عبدالسمیع حسنی پیدائش بمقام قادیان

1941ء میں بڑے بھائی کی وفات پر معتمد خدام الاحمدیہ مقرر ہوا- 50-1947 معتمد، سیکرٹری مال و تعلیم خدام الاحمدیہ ج-ب/121 لائل پور خدمت کی توفیق ملی- 1951ء تا 1955ء قائد خدام الاحمدیہ ج-ب/121 گوگھووال (حسن پور) کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی- علم انعامی کے پہلے سال کارکردگی کے لحاظ سے ہماری مجلس معمولی فرق سے دوم قرار پائی جبکہ کراچی تیسرے نمبر پر رہی- 1955ء تک یہ معیار قائم رہا- کراچی اول اور گوگھووال (حسن پور) دوم آتی رہی-

1971ء میں زعیم انصار اللہ منتخب ہوا- بفضل تعالیٰ مجلس انصار اللہ حسن پور (لائل پور) فیصل آباد دوم رہی- تعلیمی مرکزی امتحانات 1971/54، 1976/65، 1977/67 میں اول انعام حاصل کیا-

1977-80 کے لئے خاکسار صدر جماعت، صدر موصیاں و محاسب منتخب ہوا اور پھر امیر حلقہ بھی مقرر ہوا- سیکرٹری مال کے طور پر بھی ایک سال کام کیا- 1981-82 کے لئے زعیم انصار اللہ رجوعہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی- دو تین سال بطور سیکرٹری وقف جدید دارالرحمت شرقی الف ربوہ خدمت کی توفیق ملی اور اب دو سال سے نائب زعیم تربیت انصار اللہ دارالرحمت وسطی ربوہ کے طور پر خدمت کی توفیق مل رہی ہے-

خاکسار کے سسر (اہلیہ کے والد) حضرت ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم مجاہد ملکانہ (تحریک شدھی) کسی تعارف کے محتاج نہیں اسی طرح برادر نسبتی محترم یونس احمد اسلم درویش قادیان (وفات یافتہ) بھی خاصے متعارف ہیں- ان کے بڑے بیٹے عزیزم ادریس احمد اسلم قادیان میں نائب ناظر کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں- دوسرا بیٹا مجیب احمد اسلم بی-اے بی ایڈ احمدیہ ہائی سکول قادیان میں ٹیچر ہیں-

میری اہلیہ کو 53ء سے 1970ء تک مختلف عہدوں (لجنہ مقامی) پر کام کرنے کی توفیق ملتی رہی- 1971ء تا 1973ء صدر لجنہ اماء اللہ ج-ب/121 حسن پور کے طور پر خدمت کی توفیق ملی- تینوں سال لجنہ حسن پور (لائل پور) دیہاتی لجنات میں کارکردگی کے لحاظ سے اول قرار پاتی رہی- میری بڑی بیٹی آصفہ ناز حسنی ناصرات کی سیکرٹری رہی وہ بھی تینوں سال ناصرات دیہاتی میں اول رہی- چھوٹی بیٹی فوزیہ نازلی حسنی محلہ دارالعلوم جنوبی لجنہ کی سیکرٹری کے طور خدمت کی توفیق پا رہی ہے-

خاکسار کے بڑے داماد سید عبدالمومن ایم ایس سی فزکس گیمبیا میں 8 سال بطور ٹیچر خدمت ادا کرتے رہے اور آجکل کینیڈا میں اپنے حلقہ کے سیکرٹری تربیت ہیں- آپ سید عبدالباسط صاحب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ (وفات یافتہ) کے بیٹے ہیں-

میرے چھوٹے بھائی مکرم محترم خلیل احمد حسنی 1949ء میں قائد خدام الاحمدیہ مقامی رہے 1953ء میں پہلے چھ ماہ قائد رہے- صدر مجلس موصیاں کے طور پر بھی خدمت کی- آپ کا بڑا بیٹا توقیر احمد ناظم اطفال و قائد خدام الاحمدیہ کے عہدوں پر خدمت بجا لاتا رہا-

میرے دوسرے چھوٹے بھائی پروفیسر ظفر احمد حسنی صاحب 1951ء تا 1955ء خاکسار کے نائب و درست راست رہے- بطور معتمد و ناظم مال محنت و خلوص سے خدمت کی- میرے بعد قائد خدام الاحمدیہ مقامی رہے- ان کے دور میں اطفال الاحمدیہ نے علم انعامی حاصل کیا-

میرے بعد 74 تا 76ء کے لئے زعیم انصار اللہ حسن پور ج-ب/121 فیصل آباد منتخب ہوئے ہیں- ریٹائرمنٹ کے بعد حالیہ انتخاب میں صدر جماعت احمدیہ ج-ب/121 فیصل آباد منتخب ہوئے ہیں-

تیسرے چھوٹے بھائی کیپٹن ڈاکٹر طاہر احمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کے مختلف شعبوں میں خدمت کی توفیق پاتے رہے-

1971ء سے 6 سال کے لئے نصرت جہاں سکیم کے وقف کیا اور چھ سال گیمبیا میں نیا ہسپتال بسے میں قائم کر کے بطور میڈیکل آفیسر خدمات سر انجام دیں-

آپ کی اہلیہ حلیمہ سعدیہ آجکل صدر لجنہ اماء اللہ ج-ب/121 فیصل آباد ہیں- آپ کے بڑے بیٹے ڈاکٹر اظہر جاوید احمد قائد خدام الاحمدیہ ج-ب/121 فیصل آباد رہے ہیں- مکرم چوہدری فرزند علی صاحب (وفات یافتہ) سابق جنرل پریذیڈنٹ ربوہ و صدر جماعت محلہ

باقی صفحہ 5 پر

To A Rich Man

Amass the wealth and ticher you grow
But that will never let you know
With all the wealth in fewer hands
The suffering of the poor expands
Do earn and earn as much you can
But also think of the poor man
You eat and dress as best you like
But do not make the poor strike.
In your wealth they have a share
You keep an eye on their welfare
With their sweat and blood you live
To them their share you must give
If you don t then you must know
The fairy of peace and progress will go
In a furious mood they might revoit
And from the blue; it won t be a bolt.
For, it would be what it should
I hope, my point you have understood.

SONGS OF THE SOUL

ایک امیر آدمی کے نام

دولت اکٹھی کرو-
اور امیر سے امیر تر بنتے جاؤ-
لیکن ایسا کرنے سے تم یہ بات کبھی نہ سمجھ سکو گے
کہ اگر دولت صرف چند ہاتھوں میں اکٹھی ہو جائے-
تو غریب آدمی کی مشکلات بڑھ جاتی ہیں-
کماؤ اور جتنا زیادہ سے زیادہ کما سکتے ہو کماؤ-
لیکن غریب آدمی کا بھی خیال رکھو-
اچھے سے اچھا کھاؤ-
اور اچھے سے اچھا پہنو-
لیکن ایسا نہ ہو کہ غریب آدمی کو ہڑتال پر مجبور کر دو-
تمہاری دولت میں غریبوں کا بھی ایک حصہ ہے-
تمہیں چاہئے کہ ان کی بہبود پر نظر رکھو-
ان کے پسینہ اور خون سے تم زندہ ہو-
اس لئے تمہیں چاہئے کہ ان کا حصہ انہیں دو-
اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو تمہیں یہ بات جان لینی چاہئے-
کہ امن اور ترقی کی پری غائب ہو جائے گی-
اور یہ غریب لوگ نہایت غصہ کے ساتھ بغاوت کر دیں گے-
اور یہ بات ایسی نہیں ہو گی-
کہ بغیر جانے بوجھے آسمان سے بلا نازل ہونے والی ہو-
کیونکہ یہ تو وہی کچھ ہو گا جو ان حالات میں ہونا چاہئے-
مجھے امید ہے کہ جو بات میں نے کہی ہے وہ تم سمجھ گئے ہو-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خواجہ مظفر احمد

احساسِ کمتری

حواس کے ذریعے کوئی بات محسوس کرنے کے نتیجے میں دل و دماغ کے درمیان جو عملی صورت ہمارے سامنے آتی ہے وہ احساس ہے۔ احساس کا ایک محدود حد سے آگے بڑھ جانا احساس برتری ہے اور ایک حد سے پیچھے ہٹ جانا احساس کمتری ہے۔ ایک طرف احساس برتری کی بگڑی ہوئی شکل کا پیدا ہو جانا نہایت بری بات ہے۔ دوسری طرف انسان میں احساس کمتری کا پیدا ہو جانا ذہن کے لئے زہر ہے جو انسان کے ذہن و سکون کو تباہ کر دیتی ہے۔ غیر حقیقی باتوں کا خوف یا غیر موزوں باتوں میں یقین کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان کا ذہن ہمہ وقت ایسی الجھنوں میں مبتلا رہتا ہے جو کوئی وجود نہیں رکھتیں واقعہ یہ ہے کہ صرف وہی کوششیں انسان کی توجہ کا مستحق ہوتی ہیں جن کی بنیادیں حقیقی ہوں۔ جب تک ہم اپنی الجھن کے سبب کو دریافت نہ کرلیں گے۔ اس کے تدارک میں بھی ناکام رہیں گے۔ جب تک ہم غیر حقیقی امیدوں اور خوابوں کے فریب کو نہ سمجھیں گے۔ ہر آنے والا لمحہ ہماری کمتری کے احساس کو شدید تر کرتا چلا جائے گا۔ احساس کمتری سے انسان کو خود اپنی ذات ہیچ اور حقیر نظر آنے لگتی ہے۔ بعض لوگ مکان و محل ' در و دیوار کے چھوٹا' تنگ اور محدود ہونے کی وجہ سے احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بعض اپنے رنگ و نسل کی ناؤ میں اس احساس کا سوراخ کرکے اپنے تئیں بحرجہاں میں غرق کرلیتے ہیں۔ بعض اپنی علمی صلاحیت کے محدود ہونے کی وجہ سے پریشان حال ہوتے ہیں۔ غرض کہ بہت ساری باتیں ہیں جن کا دائرہ وہ خود ہی اپنے اردگرد تنگ کرلیتے ہیں اور ترقی کی منازل طے کرنے کی بجائے تنزل کی تہوں تلے دفن ہونے لگتے ہیں۔ اس احساس میں مبتلا رہنے والا شخص برتری میں بھی کمتری کا احساس کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اس احساس کو ختم کیسے کیا جاسکتا ہے اس مفلوج ناؤ کو برتری کے ساحل تک پہنچانے کے لئے کیا سعی کی جائے۔ یہ بات سوچنے سے تعلق رکھتی ہے۔

چاہئے کہ عقل کی روشنی سے فہم کی قوتوں کو عمل میں لاتے ہوئے احساس کمتری کا شکار نہ ہو۔ اس کی حدود کا صحیح اندازہ لگائے اس کی نوعیتوں کو اچھی طرح سمجھے ورنہ عقل حیلہ جو اس کو احساس کی ایک نئی بیماری میں مبتلا کردے گی۔ یہ امر قابل غور ہے کہ احساس کمتری کو رفع کرنے والی بات تقویٰ کا پیدا کرنا بھی ہے۔ جبکہ تقویٰ کار' کوٹھی اور بنگلے سے مشروط نہیں بلکہ اس کا تعلق ہر انسان کے اپنے دل اور خدا کے ساتھ ہے۔ خواہ کوئی کسی کٹیا میں رہتا ہو یا عالیشان محل میں۔ جس قدر تقویٰ اس میں بڑھتا جائے گا اسی قدر وہ معزز ہوتا جائے گا۔ اور نہ ہی برتری کا تعلق محض خوبصورت ہونے سے ہے بلکہ خوب سیرت و نیک سیرت اور حسن کارکردگی میں ہے۔ اگر کوئی مخلوق خدا کا درد اپنے دل میں رکھتا ہو گا اور اس کا اظہار عملی رنگ میں کرتا ہو گا تو خواہ وہ کسی بھی رنگ و نسل اور صورت کا ہو دنیا اس کو احساس کمتری میں مبتلا نہیں ہونے دے گی۔

اور نہ ہی لوگ اسے اس مرض میں مبتلا ہونے دیتے جو احسان تو کرتے ہیں لیکن احسان جتاتے نہیں اور نہ ہی احسان فراموش ہوتے ہیں بلکہ خادم بن کر خدمات کے فاصلے طے کرتے ہوئے سید القوم بن جاتے ہیں۔

نیز علم کی دولت بھی اس احساس کو ختم کرنے میں ممد ثابت ہوتی ہے کیونکہ علم کی وسعت اور بلندی کاغذ اور سکے کی دولت پر غالب ہے۔ جہاں بڑے بڑے منصوبے اور بلند و بالا عمارتیں علم کی محتاج ہیں۔ وہاں مخلوق خدا علم دوست انسان کو معزز جانتی ہے۔

علاوہ ان باتوں کے ایک بات جو احساس کمتری کا قلع قمع کرتی ہے وہ ہے خود اعتمادی اور جذبہ کا پیدا کرنا۔ اور پختہ ارادہ کا ان دونوں باتوں میں امتزاج۔ خسرو کا قول ہے اگر آپ دوسرے کے مقابلے میں کم ہیں تو اس کا رنج نہ دیجئے۔ کیونکہ کم ہونا بھی آدمی کو تقویت دیتا ہے اور وہ ہے اپنی کمی کو دور کرنے کا جذبہ۔ اگر یہ جذبہ ہم اپنے اندر پیدا کرلیں تو ہماری کمتری بھی ہمارا حیلہ بن جائے گی جو ہمیں اٹھا کر برتر مقام تک پہنچادے گی۔ مشہور باکسنگ چیمپئن محمد علی کلے کا واقعہ ہے جو اس کی ایک زندہ مثال ہے۔ امریکہ کی کالی نسل کا ایک لڑکا جس کی عمر تقریباً بارہ سال تھی۔ روزانہ دیکھتا تھا کہ سڑک سے خوبصورت کاریں گزر رہی ہیں ایک روز اس نے اپنے باپ سے کہا ابا! یہ چمکتی کاریں ہمارے پاس کیوں نہیں۔ بیٹے ہم کالے ہیں اور یہ حق ان گوروں کو حاصل ہے کہ وہ خوبصورت کاروں پر چلیں۔ باپ نے اپنے بیٹے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ بیٹے نے پوچھا ابا! کیا کالا ہونا جرم ہے؟ بات یہ ہے کہ کالا ہونے کی وجہ سے ہمیں کوئی ایسا کام کرنے نہیں دیا جاتا جو ہماری آمدنی میں زیادہ اضافہ کرنے والا ہو اور جو آدمی صرف اتنا کمائے کہ اپنا پیٹ بھر سکے تو کار خریدنے کا بوجھ کیسے برداشت کرے گا باپ نے اپنے بیٹے کو جواب دیا۔ تاہم جب اس نے دیکھا کہ اس جواب سے بیٹے کی افسردگی ختم نہیں ہوئی تو اس نے بیٹے کے لئے بائیسکل خرید لی۔ بائیسکل دیتے ہوئے اس نے اپنے بیٹے سے کہا ہماری تو اتنی بھی سکت نہ تھی مگر تم کو غمگین دیکھ کر مجھ سے رہا نہ گیا لڑکا بائیسکل پر سوار ہوا۔ وہ گھنٹی بجاتا اور ہینڈل ادھر گھماتا ہوا خوشی سے چل رہا تھا یہاں تک کہ وہ ایک دوکان کے سامنے جاکر رکا۔ اس نے اپنی سائیکل باہر کھڑی کی اور دوکان کے اندر چلا گیا۔ جب وہ رومال خرید کر باہر آیا تو وہ کیا دیکھتا ہے کہ ایک سفید فام لڑکا اس کی بائیسکل پر سوار ہو کر دوڑا چلا جارہا ہے اس نے دوڑ کر اس کو پکڑنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔ پھولی ہوئی سانس کے ساتھ اس نے ایک پولیس والے سے شکایت کی تو اس نے کالے رنگ کو دیکھ کر اپنا منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ یہ موقعہ تھا کہ لڑکے کے دل میں سفید فام لوگوں کے خلاف نفرت کی آگ بھڑک اٹھتی۔ مگر ایسا نہیں ہوا بلکہ اس کے اندر اپنے استحقاق کے خلاف جذبہ ابھر آیا کہ ہم اپنے کالے رنگ کی وجہ سے اپنے آپ کو کم کیوں سمجھتے ہیں۔ جس طرح سفید ایک رنگ ہے کالا بھی ایک رنگ ہے۔ صرف اس وجہ سے ہم احساس کمتری میں مبتلا کیوں ہوں۔ لڑکے نے پولیس والے سے کہا کہ اگر مجھے وہ سفید فام لڑکا مل گیا تو میں اس کی ناک توڑ دوں گا۔ پولیس والا ہنستا ہوا بولا جاؤ پہلے ناک توڑنے کی مشق کرو۔ اس جملے میں جو طنز چھپا ہوا تھا اس نے لڑکے کو آخری حد تک جھنجھوڑ دیا۔ اس نے طے کرلیا کہ وہ اس چیلنج کا جواب دے گا۔ اس نے اسی دن سے باکسنگ کی مشق شروع کردی۔ یہ لڑکا محنت کرتے کرتے ایک روز عالمی باکسنگ کا چیمپئن بن گیا۔ اب خوبصورت سے خوبصورت کار اس کے گھر کے سامنے اس کی منتظر رہتی۔ وہ ان ہوٹلوں میں ٹھہرنے لگا جن میں صرف شہزادے یا سربراہان مملکت ٹھہرتے تھے۔ وہ دنیا بھر کے اخبارات میں صفحہ اول میں جگہ پانے لگا۔ یہ محمد علی کلے تھا جس نے تمام باکسروں کو ہرا کر عالمی باکسنگ کا اعزاز حاصل کیا۔ محمد علی کلے نے ایک انٹرویو میں کہا اگر میرا باپ کالے رنگ' کی وجہ سے احساس کمتری کا اظہار نہ کرتا اور مجھے کار کی بجائے بائیسکل نہ دیتا تو آج میں اس مقام تک نہ پہنچتا۔ یہ دراصل اپنے پیچھے ہونے کا احساس تھا۔ جس نے میرے اندر آگے بڑھنے کا جذبہ پیدا کیا۔

چنانچہ معلوم ہوا کہ انسان کا عزم و ارادہ نفسیات کے ناقابل تسخیر قلعے کا مضبوط ترین حصار اور بلند ترین برج ہے۔ پختہ جذبہ اور ارادہ کردار انسانی کا پاسباں ہی نہیں اس کا معمار بھی ہے۔ مسلسل کوشش' پختہ عزم اور حصول مقصد کے لئے جدوجہد مل کر انسان کو احساس کمتری کی قید سے نکال کر کامیابی و کامرانی کی رہ پر گامزن کرتی ہے۔ سوچنے کی بات ہے کہ اگر کچھوا اپنی ست رفتار کی وجہ سے بجائے چیلنج قبول کرنے اور پختہ عزم کے اپنی حالت کی بناء پر احساس کمتری کا شکار ہو جاتا تو کبھی بھی وہ کامیابی کی منزل حاصل نہیں کر سکتا تھا۔ وزارت کا خواہاں ہر شخص ہے لیکن اس کے حصول کے لئے جدوجہد بہت کم لوگ کرتے ہیں لیکن جو باہمت افراد صبر کے ساتھ جدوجہد کرتے ہوئے منزل مقصود پالیتے ہیں۔ وہی سرفراز ہوتے ہیں اور دوسرے لوگ ان پر رشک کرتے ہیں۔

بقیہ صفحہ 4

دارالرحمت غربی ربوہ آپ کے خسر تھے۔ اسی طرح آپ کی خوش دامن مکرمہ نجمہ النساء بیگم صاحبہ نے (وفات یافتہ) طویل عرصہ صدر لجنہ اماء اللہ دارالرحمت غربی ربوہ کے طور پر بھرپور خدمت کی توفیق پائی برادرم چوہدری ہادی علی صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن آپ کے برادر نسبتی ہیں۔

سب سے چھوٹے بھائی میاں اختر احمد حسنی نے قائد مجلس مقامی کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کے اکلوتے بیٹے عزیزم انجم احمد اختر نے بھی خدام الاحمدیہ مقامی کے مختلف شعبوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ مکرم شیخ مولوی عبداللطیف صاحب فیصل آباد شہر کے سابق قائد خدام الاحمدیہ (حال جرمنی) آپ کے خسر محترم ہیں۔

میرے سب سے بڑے بہنوئی کیپٹن ڈاکٹر سراج الدین احمد (وفات یافتہ) اپنے خاندان میں اکیلے احمدی ہوئے۔ آپ کے بڑے بیٹے (میرے بھانجا) ڈاکٹر منور احمد صاحب گھانا کے علاوہ لمبا عرصہ نائیجیریا میں بطور واقف زندگی میڈیکل مشنری خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔ ان کے چھوٹے بھائی عزیزم نثار احمد صاحب کافی عرصہ سے نائب قائد ضلع کی حیثیت سے سیالکوٹ میں توفیق پا رہے ہیں۔ صوبیدار چوہدری دین محمد بھٹی صاحب صدر جماعت سیالکوٹ چھاؤنی میرے بھانجے سلیم احمد صاحب کے خسر محترم ہیں۔

بڑی ہمشیرہ امتہ الحفیظ حال جرمنی چک نمبر ج۔ب/121 لائل پور کی صدر لجنہ اماء اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پاتی رہیں۔

میرے بھانجے مکرم رشید احمد ارشد واقف زندگی نے جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری کے علاوہ چینی زبان میں ڈپلومہ حاصل کیا۔ آجکل مولوی محمد عثمان صاحب چینی کے ساتھ ترجمہ کا کام رہے ہیں۔

چھوٹے بہنوئی میاں محمد سعید اختر اپنے خاندان میں اکیلے احمدی ہیں۔ (وائس پریذیڈنٹ جنرل انشورنس کمپنی فیصل آباد) حلقہ سمن آباد کے صدر جماعت رہے۔ سالہا سال نائب ناظم ضلع انصار اللہ فیصل آباد کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پاتے رہے ہیں۔

چوہدری خلیل احمد صاحب امیر ضلع سانگھڑ سندھ میرے سب سے چھوٹے بہنوئی ہیں۔

مکرم چوہدری عبدالقادر صاحب امیر ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میری اہلیہ کے حقیقی ماموں ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان .... عبدالغفار ڈار

تین وفات یافتگان کاذکرِ خیر

خاکسار 5- مارچ 95ء کو لنڈن گیا تھا اور 4- جولائی کو چار ماہ کے بعد واپس راولپنڈی آگیا ہوں جب اپنی بیٹی عزیزہ سلیمہ منور کے گھر داخل ہوا تو پہنچتے ہی اس نے بے ساختہ اور نہایت افسردگی کے ساتھ بتایا کہ ٹاٹھی اور سردار بشیر احمد صاحب کی وفات کی ایک ہی ساتھ اطلاع ملی ہے۔

خواجہ غلام نبی صاحب گلکار ریاست جموں و کشمیر کی تحریک آزادی کے ابتدائی' نامور بانیوں میں سے ایک تھے اور جماعت احمدیہ کے معروف مخلص فرد تھے اور ان کی اہلیہ کا نام زینب تھا' وہ اپنے خاندان میں سے خود احمدی ہوئی تھی۔ گلکار صاحب ہمیشہ ان کا نام ٹاٹھی کہہ کر پکارا کرتے تھے ان کے تمام عزیز و اقارب قریبی تعلق دار بھی ان کو اس نام سے پکارا کرتے تھے پیار اور محبت میں جہاں یہ پاکباز جوڑا مثالی تھا وہاں ان کا پیار اور ان کا اخلاص و محبت ہم سب ان کے لواحقین کے لئے ایک مشترکہ سرمایہ تھا۔ گلکار صاحب کے حالات زندگی کتابوں پر مشتمل ہیں ان کی اہلیہ بے اولاد راولپنڈی میں فوت ہوئی۔ حسن اتفاق یہ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے آپ کا دوبار جنازہ غائبانہ ادا کیا اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہے۔

انجنیئر سردار بشیر احمد صاحب نے تو اپنی قابل رشک زندگی کے خود نوشتہ حالات "داستان حیات" کی صورت میں وفات سے قبل ہی مجھے ذاتی طور پر بھجوائے تھے خاکسار ربوہ مکرم سید عبدالحئیؒ صاحب ناظر اشاعت کے فرزند کی شادی کی تقریب میں گیا ہوا تھا یہ فروری 95ء کی بات ہے ربوہ سے لاہور ہم دونوں پرانے ساتھی ہم سفر ہوئے اور چونکہ مجھے ایک جماعتی کام سے دارالذکر لاہور میں قیام کرنا تھا' رات کو دیر سے ہم لاہور پہنچے تو فرمانے لگے کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہی دارالذکر چلوں گا یہ گویا اس دنیا میں ہماری آخری ملاقات تھی۔ سردار بشیر احمد صاحب کے بڑے ماموں خلیفہ عبدالرحیم صاحب آف جموں تھے اور دوسرے ماموں جو عمر کے لحاظ سے ان کے ہم عمر ہی تھے وہ خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب ولد حضرت خلیفہ نورالدین صاحب آف جموں تھے یہ دونوں نوجوان دوست ایک موسم گرم میں ہمارے گاؤں موضع آسنور ریاست جموں کشمیر آوارد ہوئے یہ 1928ء یا 1929ء کی بات ہے جبکہ میں ان دونوں بزرگ دوستوں سے عمر میں 7-8 سال چھوٹا تھا مگر ہمارے باہم تعارف اور تعلق کا یہی زمانہ ہے جبکہ اب 65 سال سے بھی زیادہ عرصہ گذر چکا ہے اس بھرپور عرصہ کی ہماری باہم دوستی اور بھائی چارے کی داستان نہایت طویل و عریض ہے مگر ان دونوں بزرگ میرے بھائیوں کی پاک و صاف زندگی۔ جماعت کے ساتھ ان کا والہانہ تعلق اس عاجز کے لئے ہمیشہ ہی قابل تقلید رہا۔ اللہ تعالیٰ دونوں کے درجات بلند سے بلند فرماتا رہے۔

سردار بشیر احمد صاحب کا ذکر خیر الفضل میں آتا رہتا ہے اس وقت میں اپنے تازہ صدمہ پر اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے ہم و غم اور حزن و ملال کے اظہار کے بعد خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب کے بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں حضرت خلیفہ نورالدین صاحب جیسا کہ میں ذکر کر چکا ہوں حضرت بانی جماعت احمدیہ کے رفیق تھے۔ میرے لئے ان کا درجہ ایک بزرگ دادا کا سا تھا کہ وہ میرے دادا حضرت عمر ڈار صاحب کے بھی رفیق تھے حضرت خلیفہ نورالدین صاحب ایک ولی اللہ قسم کے نہایت ہی محبت و شفقت' عجز و نیاز کا ایک بے مثال نمونہ تھے ان کے یہ فرزند ارجمند خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب اپنی وضع قطع' افتاد طبع قد و قامت اور نیک نمونہ میں اپنے والد بزرگوار کے نقش ثانی تھے۔ مجھے اطلاع ملی کہ خلیفہ عبدالمنان صاحب کوئٹہ میں فوت ہوئے ہیں میں سمجھ گیا کہ منان صاحب نہیں بلکہ برادرم مکرم خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب فوت ہوئے ہوں گے۔ جنہیں ہم چھوٹے بڑے سبھی پیارے سے چاچاجی کہا کرتے تھے۔ صدمہ بانٹنے کے لئے ان کے دو عزیزوں سے فون پر رابطہ ہوا تو پتہ لگا کہ وہ آج 17- اگست کو بہشتی مقبرہ میں دفن ہو چکے ہیں۔ خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب نے برصغیر کی تقسیم سے قبل ریاست جموں و کشمیر میں اسسٹنٹ انسپکٹر کسٹم کے عہدہ سے اپنا کیریئر شروع کیا تھا نہایت دیانتدار' بااخلاق اور شریف النفس آفیسر کے طور پر بہت مشہور اور ہردلعزیز تھے۔ طبیعت میں ظرافت بھی تھی مگر نہایت سنجیدہ مذاق کے انسان ان کی کون کون سی خوبی کا ذکر کروں۔ ہماری جماعت احمدیہ سری نگر کے پریذیڈنٹ بھی منتخب ہوئے۔ عبادت با جماعت کا اہتمام ان کا طرۂ امتیاز تھا اور کوئٹہ میں بھی امیر جماعت رہ چکے ہیں۔ ان کے برادر زادہ اور داماد خلیفہ عبدالعزیز صاحب کینیڈا میں بھی اپنی جماعت کے امیر رہے ہیں۔ اب بھی اس خاندان کے میرے ایک عزیز ساتھی خلیفہ عبدالوکیل صاحب جماعت کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں میرے استاد اور سردار بشیر احمد صاحب کے والد صاحب حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب المعروف مہر سنگھ حضرت خلیفہ نورالدین صاحب کے داماد تھے۔ جماعت کے ان دونوں معروف خاندانوں کے بہت سے مخلص افراد اب بھی اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

اسرائیل کی ایران کو دھمکی

ایران کے ایک سینئر اہلکار نے کہا ہے کہ اگر ایران کی ایٹمی تنصیبات کی طرف اسرائیل نے میلی آنکھ سے دیکھا تو اس کو اس کو منہ توڑ جواب دیا جائے۔

انہوں نے کہا کہ اگر اسرائیل یہ خیال کر رہا ہے کہ وہ ایرانی ایٹمی تنصیبات پر کوئی حملہ کر کے بچ جائے گا تو یہ اس کی بڑی بھاری بھول ہے۔ یہ بات اخبار کیہان ہوائی کو ایران ائرفورس کے کمانڈر بریگیڈیئر جنرل حبیب بقائی نے ایک انٹرویو میں بتائی۔

انہوں نے کہا کہ ایرانی ائرفورس دشمن کو اس کے ناپاک عزائم کا دندان شکن جواب دینے کے لئے پوری طرح تیار ہے۔

انگریزی زبان کے اس اخبار نے مسٹر بقائی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ گذشتہ 31 دسمبر کو اسرائیل کے ملٹری پلاننگ کے سربراہ روزی دایان نے خبردار کیا تھا کہ ایران نے اپنے ایٹمی پروگرام میں نمایاں پیش رفت کر لی ہے۔ اور وہ آئندہ پانچ برسوں سے کم عرصہ میں ایٹم بم بنالے گا۔

انہوں نے کہا کہ اگر ایسا ہوا تو آئندہ سال اسرائیل اس بارے میں کوئی قدم اٹھائے گا جس کا مقصد اس خطرے کو ٹالنے کی تدبیر کرنا ہوگا جو ایرانی ایٹمی تنصیبات کی صورت میں اسرائیل کے لئے پیدا ہو جائے گا۔

مسٹر دایان نے یہ بات اس وقت کہی تھی جب روس نے ایران کو دو ایٹمی ری ایکٹر دینے کی حامی بھری تھی۔ اگرچہ یہودی ریاست نے اپنے ایٹمی ری ایکٹر بنائے ہوئے ہیں لیکن وہ ایرانی ایٹمی تیاریوں کو اپنی بقا کے لئے خطرہ سمجھتی ہے۔

○○○

مغربی کنارے کو اس ماہ خالی کر دیا جائے گا

اسرائیل کے وزیر خارجہ مسٹر شمعون پیریز نے بتایا ہے کہ 28 سال کے قبضے کے بعد اب پہلی بار اس مہینے کے اندر اندر اسرائیل اپنی فوجوں کو دریائے اردن کے مغربی کنارے کے علاقے سے واپس بلانا شروع کر دے گا۔ اس کے علاوہ یہاں پر واقع اسرائیل کے فوجی دفاتر بھی بند کر دیئے جائیں گے۔

اسرائیلی فوجوں کے انخلاء سے اس علاقے میں آباد یہودی آبادکاروں نے احتجاج شروع کر دیا ہے۔ ان کا الزام ہے کہ ان کو تنہا چھوڑا جا رہا ہے۔

مسٹر پیریز نے نیویارک سے ایک خبر رساں ایجنسی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ مغربی کنارے سے اسرائیلی فوجوں کے انخلاء کا سلسلہ شاید کئی ہفتوں کے بعد شروع ہو جائے گا۔

مسٹر پیریز نے کہا ہے کہ پلان یہ ہے کہ مغربی کنارے کے دیہاتوں اور قصبات سے اسرائیلی فوج اس سال کے آخر تک نکل جائے گی۔ اس میں ہیبرون کا قصبہ ایک استثناء ہے جہاں پر اسرائیلی فوج یہودی آبادکاروں کی حفاظت کے لئے موجود رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہیبرون کا معاملہ چھ ماہ لے گا۔ مسٹر پیریز اس سمجھوتے پر دستخط کرنے کی تقریب میں شرکت کے لئے امریکہ گئے ہوئے تھے۔

اسرائیلی وزیر خارجہ نے کہا کہ فوجوں کی واپسی کے علاوہ اسرائیل مغربی کنارے میں واقع اپنے 12 فوجی دفاتر بھی بند کر دے گا۔ فوجی حکومت کے ترجمان نے کہا کہ پہلے چار دفاتر اس ہفتے بند کر دیئے جائیں گے۔

فلسطینی ذرائع نے بتایا ہے کہ اسرائیل اور پی ایل او فوجوں کی واپسی کا ٹائم ٹیبل طے کرنے کے سوال پر اس سمجھوتے پر دستخط ہونے کے آخری لمحوں تک مصروف گفتگو رہے۔ آخر کار اسرائیل نے اس بات پر اتفاق کیا کہ فوجوں کی واپسی معاہدے پر دستخط ہونے کے چھ ماہ بعد کی بجائے' دس دن کے بعد ہی شروع ہو جائے گی۔

اسرائیلی فوج سب سے پہلے مغربی کنارے کے شمالی علاقے کے قصبے جینن سے واپس جانا شروع ہو جائے گی۔ اس کے بعد نابلوس' تلکرم' اور قلقیلیہ پھر رملہ اور بیت اللحم اور آخر ہیبرون۔

مغربی کنارے کے قصبوں اور دیہاتوں سے اسرائیلی فوج کی واپسی کے بعد فلسطینی خود مختار اتھارٹی کا مغربی کنارے کے قریباً ایک تہائی حصے پر کنٹرول ہو جائے گا۔ یہ وہ علاقے ہیں جن پر اسرائیل نے 1967ء کی مشرق وسطیٰ کی جنگ میں قبضہ کیا تھا۔

اسرائیل اور پی ایل او کے معاہدے کو یہودی آبادکاروں کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا ہے۔ ان میں سے قریباً 200 نے اتوار کے روز صبح کے وقت جیریکو بائی پاس روڈ پر مظاہرہ کیا ٹائر جلائے اور ٹریفک بلاک کر دی۔ 18 مظاہرین کو گرفتار کر لیا گیا۔

○○○

روس کی اقتصادیات میں بہتری

روس کی اقتصادی صورت حال جو سوویت یونین کے ٹوٹنے کے بعد شدید دباؤ اور بدحالی کا شکار ہے اب رفتہ رفتہ بہتر ہو رہی ہے۔ اگلے سال تک اس میں نمایاں بہتری کی توقع ہے بشرطیکہ حکومت فری مارکیٹ کے قیام کے بارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرے۔

آرگنائزیشن برائے اقتصادی تعاون اور ترقی نے روسی اقتصادیات کی مبثت تصویر کشی کی ہے۔ اس ادارہ نے یہ بات خاص طور پر نوٹ کی ہے کہ 1990ء کی دہائی کے آغاز میں پیداوار میں کمی آجانے کے باوجود 1996ء میں اس میں 2 فیصد اضافے کی توقع کی ہے۔

تاہم اس جائزہ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر روس میں افراط زر کی موجودہ شرح 110% میں کمی کی جاسکے اور اس مقصد کے لئے وسائل کو زیادہ پیداواری ذرائع پر استعمال کیا جائے تو روس کی ترقی کی رفتار 10 فیصد تک بڑھ سکتی ہے۔

اس تنظیم نے 1994ء میں روس کی حکومت کے ساتھ کمیونزم کے خاتمے کے عمل میں تعاون کے ایک سمجھوتے پر دستخط کئے تھے۔ اس تنظیم نے بتایا ہے کہ بعض مغربی ماہرین نے روس کی اقتصادیات کے بارے میں حوصلہ افزا خیالات کا اظہار کیا ہے۔

روس کی اقتصادیات کے ڈھانچے میں نمایاں تبدیلیاں آئی ہیں۔ فوجی اخراجات میں کمی 'گھریلو اشیا کی قیمتوں کو آزاد کرنا' بیرونی تجارت پر سے 1/2 پابندیاں ہٹانا' ان سب اقدامات نے اقتصادیات کی مضبوطی اور بہتری میں نمایاں مدد دی ہے۔

OOO

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبدالرحمان صاحب صدر جماعت احمدیہ رجانہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی خوشدامہ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ بیوہ مکرم حکیم یوسف علی صاحب (وفات یافتہ) مورخہ 95-9-25 کو ایک بجے دن رجانہ میں وفات پاگئیں۔ ان کی عمر تقریباً 85 سال تھی۔ آپ کی تدفین بیدیاں والا چک گ-ب/295 میں رات کو نو بجے ہوئی۔ جنازہ مکرم مربی صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ نے پڑھایا اور قبر تیار ہونے پر دعا بھی مربی صاحب موصوف نے ہی کرائی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

امداد طلباء

○ شعبہ امداد طلبہ مستحق نادار اور یتیم طلبہ کی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں مشروط بامد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبہ امداد طلبہ مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلبہ ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(ناظر تعلیم)

عہدیداران و مربیان کرام سے گزارش

1- اولاد کی تربیت اور اس کو (کلام الہٰی) پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے۔

2- عہدیداران جماعت اور مربیان کرام (کلام الہٰی) پڑھانے کا باقاعدہ انتظام کریں۔

3- مجلس موصیان- انصار اللہ- خدام الاحمدیہ اور لجنات بھی تعلیم (کلام الہٰی) کے لئے بھرپور کوشش کریں۔

(کلام الہٰی) کے پروگراموں کو رائج کرنے کے لئے واقفین عارضی کی فوری ضرورت ہے۔ پس جماعت کا ہر فرد مرد ہو یا عورت ہر سال کم از کم دو ہفتے وقف کرے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث ہے۔

"اے زمین و آسمان کے نور! تو ایسے حالات پیدا کردے کہ دنیا کا مشرق بھی اور دنیا کا مغرب بھی۔ دنیا کا جنوب بھی اور دنیا کا شمال بھی نور (کلام پاک) سے بھر جائے اور سب شیطانی اندھیرے ہمیشہ کے لئے دور ہو جائیں۔"

(نظارت اصلاح وارشاد- وقف عارضی)

ایک وضاحت

میرا خاندان یا ہمارا خاندان سے بظاہر یوں لگتا ہے کہ شجرہ نسب درج کیا جارہا ہے یعنی خاندان کے ہر بڑے چھوٹے کا نام ہر مرد عورت کا نام اور ہر بچے کا نام۔ لیکن میرا خاندان یا ہمارا خاندان سے یہاں مراد یہ ہے کہ ہمارے خاندان میں کون کون سے بزرگ ہو گذرے ہیں اور کن کن افراد نے وقف زندگی میں حصہ لیا ہے۔ یا مربی بنے ہیں یا جماعتی طور پر کسی عہدے پر رہے ہیں۔ اگرچہ یہ افراد خاندان کا ایک چھوٹا سا حصہ ہی ہوں گے لیکن اس میں کیا شک ہے کہ یہ حصہ ہر خاندان کا فخر ہے اور ہمارے ان مضامین میں جو احباب الفضل کے لئے لکھ رہے ہیں انہی افراد کا ذکر ہے۔ ورنہ تو اگر شجرہ نسب لکھا جائے تو ہر شخص کا نام لکھنا پڑے۔ بڑوں کا بھی چھوٹوں کا بھی۔ عورتوں کا بھی۔ مردوں کا بھی۔ بچوں کا بھی۔ نوجوانوں کا بھی۔ غرضیکہ جیسے شجرہ نسب ہوتے ہیں ویسے ہی تمام نام لکھنے پڑیں گے۔ لیکن یہ مضمون جو احباب لکھ رہے ہیں۔ اس سے یہ غرض نہیں ہے۔

بعض دوستوں نے کہا ہے کہ ان کا نام شامل نہیں کیا گیا۔ ٹھیک ہے وہ خاندان سے تعلق تو رکھتے ہیں۔ لیکن انہوں نے وقف بھی نہیں کیا ہوا۔ وہ مربی بھی نہیں ہیں اور جماعت نے انہیں کسی کام پر بھی نہیں لگایا ہوا۔ یعنی اعزازی طور پر۔ اس لئے ان کا نام درج نہیں کیا گیا۔ کسی کا نام درج نہ کئے جانے کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس بہن یا بھائی کے متعلق پوری معلومات حاصل نہیں ہیں۔ اگر کوئی نام رہ گئے ہوں آپ ادارہ الفضل کو توجہ دلا سکتے ہیں۔ وہ نام یقیناً شامل کر لئے جائیں گے۔ اپنے نام کے ساتھ اپنے کوائف ضرور تحریر کریں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن کے مستقل پروگرام

احباب جماعت مطلع رہیں کہ M-T-A کی نشریات کا آغاز روزانہ صبح 11 بجے ہوتا ہے اور یہ پروگرام رات گیارہ بجے تک جاری رہتے ہیں۔

صبح 11 بجے سے ساڑھے تین بجے بعد دوپہر اور پھر رات 9 بجے سے 11 بجے تک روزانہ جو پروگرام نشر ہوا کریں گے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1- بروز جمعۃ المبارک صبح ساڑھے گیارہ بجے حضرت صاحب کے ساتھ مجلس عرفان

بروز جمعۃ المبارک بعد دوپہر 2-00 بجے پشتو پروگرام (عموماً خطبات کا ترجمہ)

2- بروز ہفتہ صبح ساڑھے گیارہ بجے ہومیو پیتھی کلاس

بروز ہفتہ بعد دوپہر 2-00 بجے بنگلہ پروگرام

3- بروز اتوار صبح ساڑھے گیارہ بجے ہومیو پیتھی کلاس

بروز اتوار بعد دوپہر 2-00 بجے پشتو پروگرام (عموماً خطبات کا ترجمہ)

4- بروز سوموار صبح ساڑھے گیارہ بجے ترجمہ کلام الٰہی کلاس

بروز سوموار بعد دوپہر 2-00 بجے سندھی پروگرام (عموماً خطبات کا ترجمہ)

5- منگل کے روز صبح ساڑھے گیارہ بجے ترجمہ کلام الٰہی کلاس

منگل کے روز بعد دوپہر 2-00 بجے بنگلہ پروگرام

6- بروز بدھ صبح ساڑھے گیارہ بجے خطبہ جمعہ

بروز بدھ بعد دوپہر 2-00 بجے سرائیکی پروگرام (عموماً خطبات کا ترجمہ)

7- بروز جمعرات صبح ساڑھے گیارہ بجے درس کلام الٰہی

بروز جمعرات بعد دوپہر 2-00 چینی پروگرام

ہر روز لندن سے LIVE نشریات ختم ہونے کے بعد حضرت صاحب کی کسی گذشتہ ملاقات' کا پروگرام نشر ہوا کرے گا۔

خط و کتابت کرتے وقت، چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

بقیہ صفحہ 3

نہیں ہو سکتا۔ اسے خدا نے نوازا ہے۔ پس صرف جاہل کہہ دینے سے کچھ نہیں بنتا دیکھنے والی بات یہ ہے کہ کام عالموں والے ہیں یا نہیں ہیں۔ اگر ہیں تو ماننا پڑے گا کہ کسی عالم ہستی کے ساتھ تعلق ہے۔

بقیہ صفحہ ۱

تھی اب اس نعمت کے لینے کے بعد اور قوموں میں اور تم میں کیا امتیاز ہوا؟ صحابہ کرام میں اخوت کا سلسلہ ایسا تھا کہ وہ اس امر کو تکملہ ایمان سمجھتے تھے کہ جب تک اپنے بھائی (-) کے لئے وہی نہ چاہیں جو خاص اپنی ذات کے لئے چاہتے تھے۔

دوسرے کی عزت و آبرو دوسرے کے آرام و چین کے لئے ایسی ہی کوشش کرو جیسی اپنے لئے کرتے ہو۔ مگر جب اپنے آپ ہی کو غفلت میں ڈال رکھا ہے تو دوسرے کی بہتری کی کیا امید!! کرتے نفاق ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ وہ نعمتیں ملیں جو اتفاق میں ہیں۔ جہالت میں پڑے ہیں اور چاہتے ہیں کہ علم کی عزت و آبرو ملے۔ غفلت میں سرشار ہیں اور ہوشیاری کی لذت کے خواہاں۔ علم ہاں صحیح علم کے مطابق عمل نہیں کرنا چاہتے۔ مگر اجر وہ لینا چاہتے ہیں جو عاملین کو ملتے ہیں۔ مکہ کے کفار کہتے تھے کہ ہم پر رسولوں والی بات کیوں نازل نہیں ہوتی۔ بہت سے تم میں سے ہیں جو (-) (کہتے ہیں) ہماری دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتی۔ ہم کیوں آسودہ حال نہیں ہوتے۔ مگر یہ بتلاؤ کہ کتاب اللہ کے مطابق عمل درآمد کرنے میں تم نے کس قدر محنت اٹھائی ہے۔ انصاف تو یہی ہے کہ جس قدر روپیہ اور عمر کورسوں کے پورا کرنے میں صرف کیا ہے۔ کیا (کلام الٰہی) کے مطالب پر اطلاع پانے اور اس کو دستور العمل بنانے میں اس سے آدھا بھی کیا ہے؟ یہ سچی بات یہ ہے (-) اللہ تعالیٰ نے تو کسی کی جان پر ظلم نہیں کیا۔ مگر بات یہ ہے کہ لوگ خود ہی اپنی جان پر ظلم کرتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کی نعمت کی قدر کرو۔

(از خطبہ جمعہ 21- اپریل 1899ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 5- اکتوبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ پاکستان نے کشمیر کے بارے میں اقوام متحدہ کا مصالحتی کردار تسلیم کر لیا ہے۔ یہ تنازعہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل ہونا چاہئے بین الاقوامی ادارہ علاقائی امن اور عالمی امن میں اپنا کردار ادا کرے۔ پاکستان کے وزیر خارجہ نے یہ باتیں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر بطروس غالی کے ساتھ ملاقات میں کہیں انہوں نے وزیر اعظم بے نظیر کا خط بھی سیکرٹری جنرل کو پہنچایا۔ سیکرٹری جنرل نے وزیر خارجہ کو یقین دہانی کرائی کہ مسئلہ کشمیر حل کرنے کے لئے سفارتی کوششیں جاری رکھی جائیں گی۔ وزیر خارجہ نے یہ بھی کہا کہ پاکستان کو افغان بحران حل کرنے میں محمود مستیری کی کوششوں پر مکمل اعتماد ہے۔

○ پنجاب میں بدعنوان سرکاری افسروں کے خلاف کارروائی شروع کر دی گئی ہے پہلے مرحلے میں گریڈ 17 اور اس سے اوپر کے سینکڑوں اعلیٰ افسران کو جبری طور پر ریٹائر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق اس بارے میں پہلی کھیپ کو 31- اکتوبر تک فارغ کر دیا جائے گا۔ ان افسران میں ڈپٹی سیکرٹری' ایڈیشنل سیکرٹری' کمشنر' ڈپٹی کمشنر' مجسٹریٹ' سیکشن آفیسر' ایکسین' ایس ڈی او' ڈاکٹر' انجینئر' پروفیسر اور متعدد دیگر افسران شامل ہوں گے۔

○ سپاہ صحابہ لاہور ڈویژن کے صدر مولانا سیف اللہ خالد کو لاہور میں قتل کر دیا گیا۔ ان کو انسداد دہشت گردی کی عدالت سے ڈیڑھ فرلانگ کے فاصلے پر جین مندر کے قریب قتل کیا گیا جہاں وہ ڈاکٹر محمد علی نقوی کے مقدمہ قتل میں پیشی پر جا رہے تھے۔ مقتول رہنما موٹر سائیکل کی پچھلی نشست پر بیٹھے تھے۔ سپیڈ بریکر پر نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے ان کی کنپٹی پر پستول رکھ کر ایک فائر کیا اور قاتل اطمینان سے فرار ہو گئے۔ ان کے قتل کے بعد لاہور میں سپاہ کے کارکنوں نے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ ٹائر جلا کر ٹریفک جام کر دی۔ حکومت کے خلاف نعرے لگائے۔ سپاہ صحابہ کے مولانا فاروقی نے کہا ہے کہ یہ قتل مخالف فرقے نے کیا ہے۔ مشتعل مظاہرین نے زبردست ہوائی فائرنگ بھی کی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے حکم دیا ہے کہ قاتلوں کو چوبیس گھنٹے کے اندر گرفتار کیا جائے مقتول مولانا صاحب شیعہ لیڈر ڈاکٹر محمد علی نقوی کے قتل کے مقدمہ میں ملزم نامزد تھے۔

○ ذوالفقار علی بھٹو دور کے وزیر خزانہ ڈاکٹر مبشر حسن نے کہا ہے کہ پاکستان دیوالہ ہو چکا ہے۔ اب فرشتے بھی حالات کو درست نہیں کر سکتے۔ اراکین اسمبلی میں اہلیت نہ ہونے سے سارا نظام حکومتی کنٹرول سے باہر ہو چکا ہے۔ مرکز کا صوبائی حکومتیں کنٹرول کرنا آئین کی بدترین خلاف ورزی ہے۔ اسمبلیوں میں عجیب و غریب لوگ پہنچ چکے ہیں۔ بھٹو ذہین ہونے کے باوجود شکست کھا گئے۔

○ حکومت نے افغانستان کے معاملات میں بھارت کی بڑھتی ہوئی مداخلت کا نوٹس لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزیر اعظم کی صدارت میں کابینہ کی دفاعی کمیٹی کے اجلاس میں اس سلسلے میں حکمت عملی کی منظوری دے دی گئی ہے۔ اجلاس میں مسلح افواج کے سربراہوں کے علاوہ وزیر دفاع وزیر داخلہ اور متعلقہ سیکریٹریوں نے شرکت کی۔ اجلاس کو بتایا گیا بھارت ایم کیو ایم کے ذریعے پاکستان کی خارجہ پالیسی پر اثر انداز ہو رہا ہے۔ موثر حکمت عملی سے دہشت گردوں کا منظم نیٹ ورک توڑ دیا گیا ہے۔ وزیر داخلہ نے بتایا کہ الطاف گروپ قیام امن کے لئے حقیقی تعاون پر جلد آمادہ ہو جائے گا۔ اجلاس میں افغان مہاجرین کی نقل و حرکت کو محدود کرنے کی بھی تجویز پیش کی گئی۔ اس وقت پاکستان میں 15 لاکھ افغان مہاجرین موجود ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ میں نواز شریف کی درخواست کی سماعت کے موقع پر مسلم لیگ (ن) کے کارکنوں نے زبردست مظاہرہ کیا۔ اس درخواست میں جس کی سماعت ہائی کورٹ کا فل بنچ کر رہا ہے' مسٹر نواز شریف نے اپنے خلاف فوجداری ریفرنس کی سماعت کرنے والی خصوصی عدالت کی تشکیل اور اس کے اختیارات کو چیلنج کر رکھا ہے۔

○ مارشل لاء ختم ہونے کے دس سال بعد 1985ء سے 1995ء تک حکومتوں نے 408 صدارتی آرڈی ننس جاری کئے جن میں سے پارلیمنٹ نے صرف 152 ایکٹ منظور کئے۔ مسلم لیگ کے دونوں ادوار میں 88 جبکہ بے نظیر کے دونوں ادوار میں 220 آرڈی ننس جاری کئے گئے۔ عبوری حکومتوں نے 100 آرڈی ننس جاری کئے۔ موجودہ سال سب پر بازی لے گیا ہے۔ 1995ء میں اب تک 99 آرڈی ننس آ چکے ہیں۔ آئینی تقاضوں کے برعکس کئی آرڈی ننس بار بار جاری ہو رہے ہیں۔ آئین کے مطابق آرڈی ننس صرف چار ماہ کے لئے جاری کیا جا سکتا ہے۔ بار بار جاری کر کے ان کی مدت کو سالوں تک بڑھا دیا جاتا ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) اور اس کی حلیف جماعتوں نے 19- اکتوبر کو بے نظیر حکومت کے دو سال مکمل ہونے پر یوم سیاہ منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ نواز شریف رابطہ عوام مہم دوبارہ شروع کریں گے۔

○ پاکستان نیوز پیپرز اینڈ پیریا ڈیکلز آرگنائزیشن (پی این پی او) نے کہا ہے کہ اخباری کاغذ کی درآمد پر ٹیکسوں اور ڈیوٹیوں میں کمی سے اخباری صنعت کو خاصی ریلیف ملی ہے۔ امید ہے کہ حکومت اخبارات و جرائد کے مالی نقصانات کو کم کرنے کے لئے کاغذ کی درآمد پر ڈیوٹیاں اور ٹیکس مزید کم کر دے گی۔

○ برطانوی لیبر پارٹی نے ایک قرارداد میں کہا ہے کہ کشمیر کے متعلق اقوام متحدہ کی قراردادیں آج بھی موثر ہیں۔ اس مسئلہ کے حل سے کشمیریوں اور بھارت و پاکستان کے عوام کو کافی فائدہ ہو گا۔

○ سپریم کورٹ میں ایم کیو ایم کی درخواست پر صوبائی اور وفاقی حکومت نے اپنا مشترکہ جواب داخل کر دیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ایم کیو ایم عدالت میں یقین دلائے کہ وہ دہشت گردی ختم کر دے گی۔ اگر ایم کیو ایم سنجیدگی سے سماعت چاہتی ہے تو اسلحہ' گولہ بارود' اور ہتھیار جمع کرائے' مفرور مجرموں کی گرفتاریوں اور سوگ اور ہڑتالوں کی کال نہ دینے کی یقین دہانی کرائے۔ درخواست گذار نے عدالت میں اپنے فرضی اور جھوٹے حقوق کے تحفظ کی استدعا کی ہے لیکن دوسری طرف عوام کو خانہ جنگی پر اکسایا جا رہا ہے۔

○ وفاقی وزیر مملکت برائے خزانہ نے نیشنل بینک آف پاکستان کے 52- ارب روپے کے ڈوب جانے والے قرضوں کو جاری کرنے کے ذمہ دار 31- اعلیٰ بینک افسران کے بارے میں رپورٹ طلب کر لی ہے۔

○ بھارتی وزیر خارجہ نے الزام لگایا ہے کہ پاکستان نے کشمیر کے متعلق اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل درآمد نہیں کیا۔

○ واپڈا کی جانب سے بلوں کی شکایات دور کرنے کی غرض سے لاہور میں مینق سٹیڈیم کے عقب میں لگائی گئی کھلی کچہری میں اوور بلنگ پر لوگ چیخ اٹھے۔ غریب عورتیں رونے لگیں۔ بعض افراد کی واپڈا کے اہلکاروں سے ہاتھا پائی ہو گئی۔ عوام نے میٹر ریڈروں' اہلکاروں اور افسروں کے خلاف دل کھول کر شکایات کیں۔

○ پاکستانی دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ پاکستان میں یمن کا کوئی دہشت گرد موجود نہیں۔

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون: 643

طب یونانی میں حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
ہائی بلڈ پریشر کا شافی علاج
فشار کیپسول
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون: 0431-254634
فیکس: 0431-219065

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت 9000 ڈش 8 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
21- ہال روڈ لاہور
فون: 7125089 - 7226508
7355422 - 7235175

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں وسیم احمد
فون: دوکان: 837 گھر: 212175

Jume Rat

حب مفید اٹھراء 25/- ، 75/-
اکسیر اولاد نرینہ کورس 150/-
تریاق معدہ 15/- 25/-
روشن کاجل 6/-
سرمہ جواہر 10/-
ناصر دواخانہ ربوہ
فون: 04524-211434